66886 ـ روزوں كے فديہ ميں غلہ كس مسكين كو ديا جائيگا، اور اس مقدار كتنى ہے، اور وہ كيا چيز دى جائيگى ؟

سوال

فرمان بارى تعالى ہے:

ايك مسكين كا كھانا ہے .

كيا اس مسكين ميں بلوغت اور مكلف ہونے كى شرط ہے ؟

اور كيا اگر كوئى شخص تيس مسكينوں كو كھانا كھلائے تو كيا ان ميں مساكين كى اولاد اور اس كى كفالت ميں رہنے والے افراد شامل ہونگے ؟

اور كيا غلہ كے بدلے ميں رقم كى ادائيگى كافى ہو گى، اور اس غلہ كى مقدار كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

رمضان المبارك ميں روزے ركھنے كى استطاعت ركھنے والے شخص كے ليے روزہ نہ ركھنا جائز نہيں، ليكن اگر كوئى شرعى عذر ہو تو روزہ نہيں ركھا جا سكتا، اور پھر شرعى عذر كى بنا پر روزہ نہ ركھنے والے ہر شخص كے ليے بطور فديہ ہر دن كے بدلے مسكين كو غلہ دينا بھى جائز نہيں، بلكہ يہ تو صرف اس كے ليے جائز ہے، جو بہت زيادہ ضعيف اور بوڑھا ہو، يا پھر دائمى مريض جسے شفايابى كى اميد ہى نہ ہو.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اس كى طاقت ركھتے ہيں ايك مسكين كا كھانا فديہ ديں البقرۃ (184).

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" يہ بوڑھے مرد اور عورت كے ليے ہے جو روزہ ركھنے كى استطاعت نہ ركھتے ہوں، تو وہ ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا ديں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4505).

اور جو مریض شفایابی کی امید نہ رکھتا ہو وہ بھی بوڑھے اور ضعیف شخص کے حکم میں آتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور وہ مریض جس کے شفایاب ہونے کی امید نہ ہو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ اسکے بدلے ہر دن ایك مسکین کو کھانا کھلائے؛ کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف شخص کے معنی میں ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (4 / 396).

دوم:

اس مسکین کے لیے شرط نہیں کہ وہ بالغ ہی ہو، بلکہ علماء کرام کا اتفاق ہے کہ چھوٹا بچہ جو کھانا کھاتا ہے اسے بھی فدیہ دیا جا سکتا ہے، صرف علماء کرام کا اختلاف دودھ پیتے بچے کے متعلق ہے کہ آیا اسے فدیہ کا غلہ دیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟

چنانچہ جمہور علماء کرام (جن میں ابو حنیفہ، شافعی، اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں) اسے جواز قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ مسکین ہے، چنانچہ یہ آیت کے عموم میں داخل ہوگا.

اور امام مالك رحمہ اللہ کے کلام سےظاہر یہ ہوتا ہے کہ: دودھ پیتے بچے کو فدیہ کا کھانا نہیں دیا جاسکتا، وہ کہتے ہیں: جو بچہ دودھ چھوڑ چکا ہو اسے غلہ دینا جائز ہے، اور موفق ابن قدامہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے.

دیکھیں: المغنی (13 / 508) الانصاف (23 / 342) الموسوعۃ الفقھیۃ (35 / 101- 105).

سوم:

مسکین کی اولاد اور اس کی بیوی اور اہل و عیال جن کا خرچ اس مسکین کے ذمہ واجب ہے یہ سب اس تعداد میں شامل ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ اپنے لیے کفائت نہ پائیں، اور اس مسکین کے علاوہ ان پر کوئی اور خرچ کرنے والا بھی نہ ہو.

اس لیے اس مسکین کو زکاۃ کا اتنا مال دیا جائیگا جو اس اوراس کے اہل و عیال کے لیے کافی ہو.

الروض المربع کے مصنف کہتے ہیں:

" دو قسم كے افراد ـ يعنى فقراء اور مساكين ـ كو ان كى تمام كفائت والى اشياء دى جائينگى، اور ان كے اہل و عيال بھى ان ميں ہى شامل ہيں " انتہى.

ديكھيں: الروض المربع (3 / 311).

چہارم:

اور رہا يہ مسئلہ كہ كيا ادا كيا جائے اور اس كى مقدار كيا ہے ؟

تو مسكين كو نصف صاع يعنى تقريبا ڈيڑھ كلو علاقے ميں جو غلہ اور غذا استعمال ہوتى ہے وہ دى جائيگى، چاہے وہ چاول ہوں، يا گندم، يا پھر كھجور، يا كوئى اور چيز، اور اگر اس كے ساتھ سالن كے ليے گوشت بھى ديا جائے تو يہ بہتر ہے.

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے صيغہ جزم كے ساتھ تعليقا روايت كيا ہے كہ:

انس رضى اللہ تعالى عنہ جب بوڑھے ہوگئے اور روزہ نہ ركھ سكتے تھے تو روزہ نہ ركھتے بلكہ ہر دن كے بدلے مسكين كو روٹى اور گوشت ديتے.

غلہ اور كھانے كى قيمت ادا كرنى جائز نہيں.

شيخ صالح الفوزان حفظہ اللہ كہتے ہيں:

" كھانا نقدى كى شكل ميں نہيں ديا جا سكتا، جيسا كہ ميں بيان كر چكا ہوں، بلكہ وہ غلہ اور كھانا ديا جائيگا جو علاقے كى غذا ہو؛ اس طرح كہ ہر دن كے بدلے نصف صاع علاقے ميں كھائى جانى غذا ايك مسكين كو دى جائيگى، جو تقريبا ڈيڑھ كلو بنتى ہے.

اس ليے آپ اس مقدار كے حساب سے علاقے ميں كھائى جانے والى غذا ہر دن كے بدلے ميں ديں، اور اس كے بدلے نقدى كى صورت ميں روپے ادا نہ كريں؛ كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور ان لوگوں پر جو اس كى استطاعت ركھتے ہيں ايك مسكين كا كھانا فديہ ہے البقرة (184).

يہ غلہ اور كھانا كى ادائيگى پر نص ہے. انتہى.

ديكھيں: المنتقى من فتاوى الشيخ صالح الفوزان (3 / 140).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39234) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .